

ہام حقوق محفوظ

دنیا کے کل تاریخ کے سدا میں ہے

(نمبر ۱)

پیش کش: **ابراہیم حسن**

ذہن نشا، وطن اور حیدریہ رجسٹری و پور کیلئے

۱۹۰۹ء

میں

۱۹۰۹ء



مصر

پہلا باب

جزا فیائی حالت

مصر افریقہ کے شمالی مغربی کون میں بحر مدیترانیہ میں ہے۔ کر آبشار نیل
 ملک پھیلا ہوا ہے۔ دریائے نیل سرخ میں مشرقی جانب موجیں مارتا ہے۔ اور
 مغربی حد بندی ریگستان لیبیہ میں ہے۔ پوری کریم ہے۔ ایک جانب خاند
 سوڈان ہے۔ صیقلان آکر اس کو ایشیا سے بھی ملتی کر دیا ہے۔ ملک بالکل
 ریگستانی اور ناچھوار ہے۔ جہاں پانی بہت کم ہوتا ہے۔ مزارعہ عقبہ بالکل
 ہزار ہا ہے۔ اور ریگستانی خرابی کا تجربہ کرنا ہے۔ آگے تو ملک
 بارود سے افراط میں مصر میں لیا۔ مزارعہ ر
 برابر ہے۔ اور ریگستانی حصہ کے غلط ہے
 اہل زبان اس کو "جیٹ"
 اب تک ہے۔ یہ باہر ہے۔ اور
 غلط ہے۔ "جیٹ" کہتے تھے۔ جس
 میں رومہ

Figure 1

[illegible]

کوئی بارود یا گیسٹ ہے سے عمدہ ہے اس سے پہلے شروع ہوئی ہے اس
 لئے اس کا نام نہیں رکھا گیا۔ اس میں ایک اور خصوصیت ہے کہ
 یہ بین بین گیسٹوں کی جگہ پر ہے۔
 درخت و درختوں میں سوائے کچھ کے اور کسی قسم کا سخت
 نہیں۔ قدیم ایام میں عمارتیں لکڑی جھنڈی سے آتی تھیں۔ لیکن آج کل
 ایسا بے گنجائش کی شکایاں اس ضرورت کو پورا کرتی ہیں۔ خود۔ ایک
 اتنا۔ اللہ نام کی بکثرت ہوتے ہیں۔ یہوں۔ ہوا۔ ہوا۔ ہوا۔ ہوا۔
 خاص چیزیں ہیں۔ ہوائی بہت اچھا ہے۔ ہوائی بہت اچھا ہے۔
 کاشتکاروں سے یہاں کے لوگوں کو سبقت ملتی ہے۔ یہی وہ سبب ہے
 کی کاشت بھی ہوائی سے ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ سے یہاں کی
 کاشت ہوتے ہوئے تباہی کی گان ہو رہا ہے۔

دوسرا باب

مصر قدیم

مصر کے قدیم باشندے شمالی و مشرقی افریقہ کی۔ گنیشہ
 کی نسل سے تھے۔ ان کی زبان ابتدائی عبرانی سے ملتی جلتی تھی۔
 عبرانی انہوں نے ان کے بعد لکھی تھی۔ اور مصری زبان بھی
 حالانکہ پر قائم رہی۔
 یہ لوگ قدیم جہیم جہیم تھے۔ مگر ان کا سر چھٹا اور نہ بڑا
 ہوتا تھا۔ ان کے جسم میں بھی نہ تھیں۔ مگر ان کے جسم میں
 عجیب خصوصیت تھی کہ مراد کا قانون قرآن کی نسبت کسی سے
 اور خیر رہا تھا۔ لیکن یہاں کی زبان اور لکچر سے متاثر ہوا۔

ہوتے تھے۔ ابتداً ملک بالکل وحشی تھے۔ یہ کہ جنت و برکت کے ناموں
 کوئی نہ جانتے تھے۔ ان کے رہنے کے یہاں کھیت پھیلتی تھی۔ ان کے ہاتھ پیروں کی
 خدمت میں تھے۔ اللہ کی باتوں کے بھی۔ جن میں وہ اپنے اپنے جھوٹے
 شریعہ اور شراب سے مدد لے کر اور پھر نہ تو ان کا تھا۔ امراتوں کے۔ لیکن
 اللہ نے ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر

ان جملہ کائنات پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہمت پر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر

ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر

ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر
 ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر ان کے ہاتھ لے کر

قیصر اباب

طرز تحریر: مسدود، تصویر کی تصویر جس کو ایک ہی خط میں لکھا گیا

اگرچہ اس کی تفسیر کرنے کی جگہ استعمال کریں۔ تو اس کا مفہوم آسانی
 حرف میں سمجھ ہو گا۔ یعنی اگر قدیم زبان میں عتاب کا پہلا حرف عین ہے
 تو عتاب ہی کی تفسیر سے ہمیشہ عین کا اخذ ہو گا۔

ابتداء سے ہی جدید میں ۹۴ حرف تھے جس میں ۲۱ حرف تھے
 کی تعداد پرست ہوئی تھا۔ مگر بعد میں نوے اسی کے اس میں ۱۰۰
 لگے۔ عرض دہن طریق میں سترو سو کے قریب حرف تھے جو ہندی
 یا پھر برتیش لگے گئے تھے۔ اور کاغذ پر لکھے جاتے تھے۔ لکھنے کے
 لئے کتاب کا قلم ہی مصریوں کی ایجاد ہے۔ جو آج تک دیسی زبانوں
 میں ملے ہوئے ہے۔ اور سرخ۔ سبز۔ سیاہ۔ روشنائی بھی۔ بادشاہوں کے احبار
 کے گرد اکثر بیضاوی حلقے بنا دیئے جاتے تھے۔

مقدس تحریر۔ مذکورہ بالا طریق کی یہ رواں تحریر تھی جس میں پوری
 تصویر بنانے کی ضرورت نہ تھی۔ اور یہ حرف مذہبی۔ تجارتی اور سیاسی
 کا مفاد تک محدود تھے۔

عوام کا طرز تحریر اس سے بھی آسان اور سہل تر تھا۔ جس میں
 حرف کی اتنی شکل بنائے گئی تھی نہ درست ہوتی تھی۔ روز مرہ کے کام
 میں بھی طریق مستعمل تھا۔ جس کا علاج حضرت مسیح سے چھ سو سال
 پہلے جاری ہوا اور مسیح سے تین صدی بعد تک جاری رہا۔
 لیکن تیسری صدی مسیحی کے عیسائیوں نے اس کو کاغذ
 کر کے یونانی ایجاد کو رواج دیا۔

مذہب

مذہب
 ہندوؤں کے سوا اس کتاب کی دیگر اقوام کی طرف سے لکھی گئی

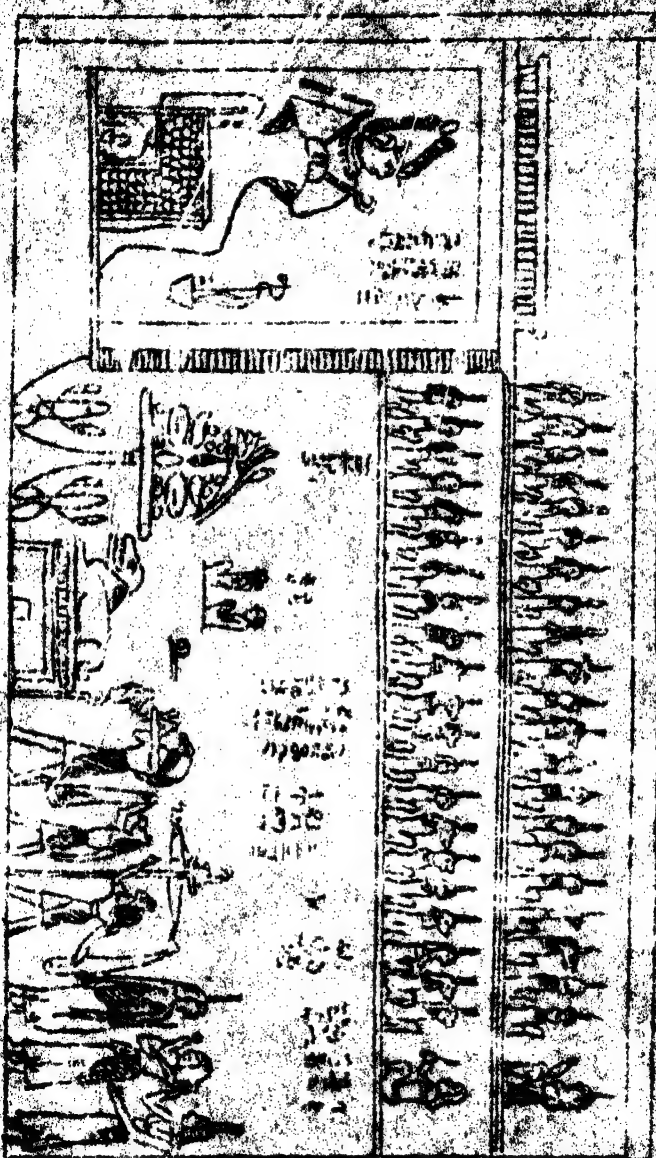
مہر میں بھی نہیں آتی۔ اس وقت میں بھی آتی رہی۔
 جس میں اس شخص پر بھی۔ کہ ہزار ہا سال کے بعد بھی پھر نہ سرفراز ہو
 حکیم غالب میں آئی کہ آتی ہے۔ جس سے یہ شخص ہے۔ کہ غالب علی
 کے ساتھ کہ اب کے نہ تاکہ وقت پر روح کو سٹکاتا نہ ہو گئے۔ لاش کا
 پٹ چاک کر کے اس میں وہ مہر نکال دیتے تھے۔ سیر کا منظر نگاہ کے
 راستہ باہر نکال دیتے تھے۔ عورتیں سب غلبہ شہ لاش سے دھڑک
 رہی تھیں۔ بعد اس میں مصلحہ پھر کر کے دیتے تھے۔ جن پر خفا
 لالت آتی تھی۔ اور وہ اس وجہ سے دہرائی کے لیے نہ تھے۔ ان میں سے
 ہو جاتا تھا۔ اس طرح کی لاشیں نہایت اچھی طرح مصلحہ پھر کر ایک خاص
 رقم سے منور ہوتی ہیں۔ یہ روز میں مصلحہ پھر کر لائی نہیں۔ جب



کے بعد دھوکہ سنی گھڑا گونہ
 سے جہاں کر دیتے تھے۔ وہ
 مگرین مندوڑا میں خلیفہ
 ساتھ ساتھ دیتے تھے۔ اور اس
 حالت میں لاش کو دایا ہتے تھے
 عورتوں لاشوں میں
 کہ کر کے نکلیں پانی میں دھو
 کر خشک کر دیا جاتی تھیں۔ مگر
 بعض کو یہ بھی عجیب نہ ہوتی تھی
 اور وہ صرف دیت میں خشک
 کر کے پھر لالت کرتے تھے۔
 لاشوں کے یہ مہر
 اکثر نہایتوں میں رہتے
 ہتے تھے۔ اور وہ مہر
 اور اطمینان ہو سکتا ہے کہ

مہر میں آتی رہی

ہر شخص کے حکم سے سرزد ہونے کی شے ہر گاہ کی بنا غلام نہیں رہتا یہاں
 پر اپنے افسر کی خواہشوں کی غرض سے خلاف عقل کوئی کام کیا ہے۔
 میں نے کوئی غلط کیا ہے۔ نہ ان و عیال کی کفالت۔ نہ سہ سوار اس کے
 کہانی تمام کا غریب مجھ سے نہیں ہوا۔ اور نہ میں نے اوزار و پتھروں کو
 کہ واپس کیا ہے۔ نہ نہ ان سیر و مشوں کو بڑا دی۔ میں اپنی بیوی
 پر و شراب خور تھا۔ اور نہ پتھروں کو آتش دہاں میں لی رہا ہوں۔
 محاطات وہ کسی میں ملے دیار کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ واپس نہ تھا۔ یہ جو
 کہ تصویریں ہیں۔ ان میں وہ بیانی تصویر مردہ آدمی کی ہے۔ اور
 دونوں جانب دو مردوں کی۔ جن کے سروں پر تتر ستر کے برقعہ
 کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایک صورت مردہ جسم کی دوسرے سے ٹھنڈا سا
 گلتی ہے۔ جس کے ہاتھ میں وردہ صلیب حکومت اور تتر ستر کی
 دلائل کرتے ہیں۔ کوسے کے مرکز میں انصاف کی ترازو ہے۔ جس سے
 ایک پہلے میں مردے کا دل نکھایا جاتا ہے۔ اور دوسرے کے زراعت کا
 اعمال سے تھکاوا، دیوتا کو اندر کی شکل کا اور درجہ مائے کے سنہ
 پر بیٹھا ہے۔ وہ اس میں، کابار کے سر و لا اولا کا دو چورس، اور دوسرا
 دل والے پہلے کو بہت غور سے دیکھ رہے ہیں۔ اور دران پر بھی تھکا
 جھانپ رہے ہیں۔ دوسرے پہلے کے پاس لیتے کے سر والا اور ایسا ہی
 اکھڑا ہے۔ جو دران کے نتیجہ سے تھکا کر مطلع کرتا ہے۔ وہ اس میں
 کے ساتھ شفیق اور پسر کے حکم کا لکھ کی فرستے۔ کھڑا ہے۔
 تصویر کے بائیں ہاتھ کے سر سے بدستور کے اندر تخت پر آجیوں
 حجاج پتے بیٹھا ہے۔ جس پر شترانہ کے دو پرکے ہیں۔ یہاں
 کا لہ ہے۔ اور بکرے کے دو مبدیہ ہیں۔ شترانہ کے اندر شترانہ کے
 ساتھ ہی چالی پر بکرے کی مال لکھی ہے۔ جب کا سہا پہلے میں
 نہیں تھکا کے ساتھ پتے کی تیار پر تھکا کے پہلے میں ہیں
 یہ غالب کے زمانہ کی پہلی بار اور ان کا پہلا ہوتا ہے۔ یہی پہلی ہے



چھ پر ایک خوفناک جگہ پر کے سے بچے اور گھوڑے کے ساتھ جسم کا
 بیٹھا ہوا ہے۔ چار کے متعلق یہ اعمال کی سزا کا نام ہے۔
 نیکیوں کے لئے اسیریں کے وہاں سے دل خوش کن حکم صادر
 ہوتا ہے۔ اور یہاں کے لئے ترجمہ جو لوگ دنیا میں بھلا اور نیک
 والدین۔ آقا۔ عالم۔ بادشاہ یا مرزا وغیرہ کے ساتھ کسی کے ساتھ
 خدات انجام دیتے ہیں۔ وہی امتحان میں ہارنے والے ہیں۔ اور اسی
 کو جنت میں جگہ ملتی ہے۔ جہاں خوشی کے دیوتا اشیاء کے رب و
 عیش سے بسر کرتے ہیں۔ جو ہوشیار کو حکم دیتا ہوتا ہے۔
 اور اپنے دماغ میں ہوا۔ اور اندر کا فکر اپنے گھر کے جاؤں خوشی میں گھبرا
 کرو۔ اور دیوتا ہر پاک بھینٹ چڑھاؤ۔ جنت میں دیگر ان کو زندگی کے
 تالاب میں جہاں کے مکاؤں کے پاس رہتا ہے۔ نہانے کا موقع ملتا
 ہے۔ اور ان کے اوپر لکھا ہوتا ہے۔ دیوتا کی ان پر عزت ہے۔
 ان کو عیشیہ کلمات رہنے کو مرحمت ہوئے ہیں۔ ان کے اجسام خیر
 میں تمام کے۔ اور یہ خیر۔ دیوتا کے رب و عیش و آرام
 میں زندگی بسر کریں گے۔

ساتواں باب تاریخ اور تذکرہ

تذکرہ ہر وہ ہے جو دنیا کی قدیم ترین قوم ہونے کا دعویٰ کرتا ہو۔
 اپنی پیدائش کے متعلق کسی عجیب اور نام میں پیش کرتے ہوئے ہوتے۔ کسی
 کا خیال تھا۔ کہ خدا نے اپنے اپنے لئے کسی قسم بنایا۔ اور کسی

[illegible]

شخص اس امر سے آگاہ اور بہت کی ہمت میں تھے کہ اس طرح اپنے دشمنوں کے
 خلاف سیاست پر پورا ہاتھ ڈال کر حکومتِ خیرہ و غیرہ کے متعلق حالات اور
 سیاسی صورتیں میں جمع کریں۔ غرض اتفاق راستے سے یہ کام اور چلے گیا
 تھے یہاں تک کہ سپہر و غمراہ جنہوں نے جہاں دورِ آفاق کو خود شاہِ فراموش
 دیا۔ لوگوں کی سیاسی پیمائش سے ان کے حالاتِ ظہور نہ ٹوٹے اور سپہر و غمراہ
 تمام حکومتِ بہت تعلقات کے ساتھ رہے کہ ان کو دیکھا گیا کہ فراموش
 اور اس کے متعلق بہت سی خوب حالتیں تھیں کہ سلطنتِ عظمیٰ میں
 ان کی توجہ و محنت کا سامنا ہوا۔ اور انھیں اس سے بہرہ ور ہوا
 اور ان کی سیاسی و فنی ہونے کو ان کے یہاں اس سے کہیں
 ان تمام ہوا۔ اور اسی وقت سے حکومت کے سرور و شہرت

[illegible]

ایک لاکھ مروجہ زمانہ کام کرتے رہے۔ اس کے بھائی مسٹر
نے حیرا کا دو سلاستون اپنی قبر کے لئے تعمیر کیا۔ اور مہاتیس
نے تیسرا سلاستون۔

گیا۔ عربوں سے بیسویں پشت تا۔ شاہان و پرنسز کی حکومت
میں جو بیسویں کے تیسرے میں تین سو بیس کے فاصلہ پر کسی زمانہ میں
ایک بڑا فتنہ اور باروں شہر تھا۔ لیکن عہد تھیبز دو مختلف حصوں
پر تقسیم ہو گیا۔ کوئٹہ ان کی حکومت کے تحت رہا ہی۔ اور
بنا۔ حملہ آور ہو کر عربوں پر قابض ہو گئی۔ اور بیسویں کو پایہ
تخت تراہ دے کر تھورسے دیا۔ حکمران رہی۔ گریلائی۔ اور
تھیبز خاندان نے اس کو پسپا کر۔ دوبارہ اپنی سلطنت قائم
کی۔ اور اسی زمانہ میں یا اس سے پہلے کنوں سے اقوام
جی مصر میں آنا شروع ہوئی۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام
پسپا ہو کر واپس ہوا۔

شاہان تھیبز کے عہد میں مصر کی سلطنت کو بہت وسعت ہو
گئی۔ اور فاتح ملکوں میں اس کا شمار ہونے لگا تھا جس کا
مرج سے چودہ سال قبل اس خاندان میں بڑا سربراہ اور
خاص طور پر ممتاز شخص گذرا۔ شام اسی کے وقت میں فتح
ہوا۔ اور بابل سے بھی خراج لیا گیا۔ تھورسے دنوں پہلے اس کی
آتش نکالی گئی تھی۔ جس کی جلالت کے ساتھ تھیبز کی
صرف گردن تک کی۔ باقی آتش جوا لیتے ہی خاک ہو گئی۔
مصدق کے لئے آتش کے گرد پھول ہی آگے آئے جن
کی رنگت بالکل تھورسے پھولوں کی سی تھی۔

دہائیہ شاہی اس خاندان کا دوسرا جنیل تھا۔ اس کا
تھا۔ اس کی حکومت مشرقی یورپ تک پھیلی ہوئی تھی۔
پہلی اس کے حملہ سے مشرق تک تھا۔ مگر مصری سلطنت

میں اسی کے عہد میں شمالی ہوا تھا۔ اور دیوے سدخ کے فریب کے
 جزا پر ہیں۔ اس کے متعلق لوگوں کا بیان ہے کہ بڑا مدفع اندر متکبہ
 شخص تھا۔ یہاں تک کہ مقتول بادشاہوں سے اس نے اپنا حق
 مانگوایا۔ خدا کو اس کا یہ غور بڑا معلوم ہوا۔ اور ہم سال کی
 اس کے بعد انکھنوں سے معذور ہو گیا۔ جس تکلیف سے نجات
 حاصل کرنے کے لئے اس نے خود کشی کر لی۔



ان خاندان کے بعد اکیسویں سے تیسویں پشت تک دستیابی
 خاندان کی حکومت رہی۔ مگر ایرانی حملہ آوروں نے اس کو بھی تھین
 حکومت کی طرح دو حصوں پر تقسیم کر دیا۔ کیونکہ ان میں خاندان
 میں بہت بڑا زراعت کر رہا ہے۔ جس کے وقت میں علماء نے افریقہ
 دریافت کیا۔ حضرت مسیح سے ۵۷۵ سال قبل مسیح شہادۃ اللہ
 نے مصر پر حملہ کیا۔ اور شہرہ درہویم کی فتح کے وقت نو چھ
 آئے تھیں۔ اور باہر کو رکھا۔ جن کے قتل سے اہل مصر بڑے
 قہر میں پڑے۔ اور یوں کیمبیسس نے باہر سے کیمبیسس کی مزاحمت
 کے آسانی کے ساتھ شہر پر قبضہ کر لیا۔

حضرت عیسیٰ سے ۲۳۲ سال پہلے تک مصر ایرانی قبضہ
 میں رہا۔ مگر اسی سال سکندر اعظم نے اس کو ایران سے علیحدہ
 کر لیا۔ اور اسے اندریہ کو آباد کیا۔ جس کے نزدیک ہورسلطنت
 اس کے جنرل کے ہاتھ آئی۔ اور یونانی سرکار۔ تبیل قرار دی
 لی حضرت عیسیٰ سے ۲۳۶ سال پہلے درخشاہن سلیم نے اسلنت
 کے مشہور کتب خانہ کی بنیاد رکھی۔ اور اس وقت علم و فن کی
 کتب بڑے کثرت کے ساتھ تھیں۔ مشہور کلیہ میڈیٹر۔ مصر کی بڑی
 اور اہم اور آخری قیصر کے نام سے۔ مسیح سے ۱۸ سال پہلے
 جبکہ درخشاہن کے بعد مصر سلطنت روما کا صوبہ ہو گیا۔ اور اسلنت
 پڑا۔ اور خود کشی کر لی۔ اسلنت میں اپنی عرب نے مصر پر حملہ کر کے
 اس کو خلیفہ ثانی کی سلطنت سے ملحق کر دیا۔

آٹھواں باب

مصر میں

مسلمہ سے مصر اسلامی سلطنت میں شامل ہو گیا۔ اور عرب
 گورنروں کی حکومت میں آ گیا۔ جو انیس سو اسی پر خود مختار بھی ہو
 گئے۔ باجوبی صوبے کے انتظام پر سلطان صلاح الدین نے
 اپنا قبضہ کیا۔ قاہرہ کی بنیاد رکھی اور شہر پناہ تعمیر شروع کی
 اس خاندان کے آخری فرمانرواؤں نے عمار کی غلاموں کو بازم کا شہ
 رہا کر کے شہر میں آ رہی تھیں اور ان کی فطرت پر ان لوگوں سے
 خود بہادر ہو کر اپنی غلامی سلطنت قائم کی۔ عائشان - ماجد و غلام
 نسیم - احمد عربی - مسلم اس کی ضد افزائی کی۔ شہر میں مسلم
 اس سلطان ٹکس نے اس غلامی خاندان کا خاتمہ کر کے اپنی دولت
 قائم کی۔ شہر میں فرانسیسی کا مشہور جنرل لین بونا پارٹ
 کے نام سے ایک عمارت بنوائی اور اسکے نام پر قبضہ کر کے ہندوستان
 کی طرف بڑھا۔ مگر گورنر جنرل نکسن نے مقام ابوتر پر شکست
 دے کر اس کے ہندوستان آنے کا ارادہ لیت دیا۔ اور اسی
 اس کی غیبت میں سر رافیل کراچی نے اسکے نام میں اس کی
 راج کو منتشر کر دیا۔ عرض مسلمہ میں پھر رہا۔ پر تکی جھنڈا
 لہانے لگا۔

مسلمہ میں ابالی سے محمد علی کو مصر کا شاہ مقرر کیا
 گیا۔ یہ آدمی بڑا جبری اور علی حوصلہ تھا۔ اس سے پہلے سے
 سب گورنروں، عواموں سے ڈرتے تھے۔ مگر اب ایک عجیب حالت

علی سے ان کا قتل و قمع کر دیا۔
 ایک دن قہارہ میں ان کے دو لڑکوں کو اس نے ایک محلہ
 کے مشورہ کے بہانے طلب کیا۔ یہ لوگ پورے طور پر مسلح ہو کر
 ذریعہ ہوشیاروں میں گھوڑوں پر سوار تاجہ آئے۔ محمد علی سے
 بہت تپاک سے ملا۔ اندر بڑی خاطر سے پیش کیا۔ ادھر آدھری رات
 کے بعد سب کو شہر چاہ کے اندر پریڈ کے بہانہ لے گیا۔ اور
 بند کر کے ہر طرف سے بندہ توں کی بارٹھ چلا دی۔ یہ بھی بڑے
 جبری انداز کے سخت جان تھے۔ انہوں نے بہم تار سے جواب
 دینا شروع کیا۔ مگر کہاں تک۔ آخر بہادری کا ثبوت دیتے
 ہوئے برہی عدم ہو گئے۔ مگر ایک خلوتی شہر شاہ کی دیوار پر
 سے گھڑا کھنڈا کر نکل بھاگا۔ اور ایک مسجد میں جا کر پناہ
 میں ہوا۔

محمد علی کے عہد کا خاص واقعہ اس کے زمانہ ابراہیم کا
 شہنشاہ میں شام پر حملہ آور ہونے کا ہے۔ جس نے "کبر" اور
 و شہر پر قبضہ کرنے کے بعد ترکی فوج کو مدیہ میں نوکریاں
 دی۔ اور کوئٹہ میں ترکی جنرل کو گرفتار کر لیا۔ قسطنطنیہ میں
 یہ منبرل تھا۔ ترکی فوج کی کمک کو یہاں آتے ہوئے عرصہ
 تھا۔ مگر ایسا موقع ہی نہ آنے پایا۔ اور دوس نے بچ میں پڑ کر
 صلح کرادی جس سے محمد علی کی خود بخاری ترکی حکومت نے
 قبول کر لی۔ مگر ملان خراج مقرر کر لیا۔ اور شام بھی اسی کو
 دیا۔ لیکن شہنشاہ میں شام کی عیسائی آبادی پر تشدد کے باعث
 برطانیہ نے پھر اس کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔

شہنشاہ میں محمد علی بوجہ پیرانہ سالانہ سلطنت سے دست بردار
 ہوا۔ اور اس کی جگہ اس کا لڑکا ابراہیم تخت نشین ہوا۔ مگر دو
 ہفتہ بعد اپنے اسفل کر سینہ میں لڑ پٹھان کی طرح دبائے ہوئے

دینا تھا ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گیا۔ اس صدمہ سے محمد
دوسرے سال زندہ نہ رہ سکا۔

محمد علی نے گورنمنٹ کے اعلیٰ افسران کو قاضی کے تیار
کونست ترقی دی۔ اور ایک مسلم بھی قائم کیا۔ گورنر اور
جج کے وقت المساجد کے خطبہ لایا۔ انوار اقسام کے نو
کلیں اور رعایا کی کثیر تعداد کی نیت پر عبور لگائی۔

اسلام کے بارے میں اس کا ہندوستان میں سخت پرتو
سودا کی عورت اور مسلمانوں کی دوسرا کام نہ کر سکتا
پس اس کی موت سے محمد علی کے چوتھے لڑکے سید باقر
بابت صاف کیا۔ اور محمد علی میں اس کے لڑکے سید باقر

جانشین ہوا۔ اور مسلمانوں میں صرف ارمیہ سے اس سے
پانچویں سے اپنی سلطنت کو آزاد کر کے باہلی سے غلبہ
پہنچا کر اس کے دھڑکی یعنی سالانی "رواۃ" کے
تیب سے بعد تخت پر بیٹھ کر اس کی بھی اسی نے قائم

اسلام کے سلطنت میں بہت سی تبدیلیاں کیں۔
اسلام کے فوجی مدارس۔ علی شاہ برقی وغیرہ کا خاص انتظام
سیخوں میں جو صحیحان لہجہ کے اس کے لڑکے گزرتے
ان سب کے لئے فاضل خیرچ نے سب کیا کرنا کار

اس کے پہلا کر کے ضرورت سے طرح طرح کے محاصل
تھے۔ جب اس سے مطلب نہ کر سکی نہ ہو سکی
کی نوبت پہنچ۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کا فرض
تھا۔ جس کے سود تک کی ادائیگی کے لئے چاہیے
یہ کہ یہ فوجی فوج ان کے سر کے متحرک ہوا یہ ہے

اس کے اسلحہ کے ہل کر کے اسلام اپنے باغیوں
میں اس کا اوج توفیق پاشا جدید قرار دیا گیا۔



(توفیق پاشا)

عشق میں سرلی پاشا نے ولایت بن بھلی اور فوج دہرو
 اٹھارہ ہزار سپاہ کی لڑائی چاہی۔ جسکو خدیو نے شاندار کیلئے
 حب الوطنی کے جوش سے اس ملازم خدیو جنگ کو یورپین فوجوں
 سے جو قریب آئیں پورے طور پر سلطنت میں قبیل ہوتے جاتے
 تھے۔ سخت متنفر کر کے جا تھا پورے کر ہے۔ انگریزی اور فرانسیسی
 جہاز بلوایوں کی سرکونی کو بیٹھے۔ جس کے عوض ان کے یہ نہیں
 بہتر سے بلوایوں کی لکھا اتر گئے۔

مروج

دکالہ

ف

یہ

تیس

نہیں

لی

الشان

لیا

میں

مخبر

جس

مالی

ماہ

اس عرصہ میں عراقی پاشا نے قلعہ دبیروہ کا
تباہ کیا جس کی نگریزی امیر البحر کی طرف سے مخالفت ہو
نہ ہوئی۔ اور یہ دیکھ ہی سہی کہ اس نے اپنے کام
میں کسی کا توجہ اس کے لئے اچھا نہ تھا۔ یہاں
میں کسی پاشا نے اس کو ہتھیار دیا۔ اس
کے بعد عراقی پاشا کو یہ اطلاع سزا دی گئی۔ وہ
وہ گیا۔ مگر سلطان نے اس کو اپنے وطن واپس
اجازت ہی گئی۔ سلطان نے اس میں پشیمیل پاشا کی سرور
اور فرانس نے اپنی ایک ایک حکومتوں میں
جو اس کو اس وقت اس میں داخل تھا۔ کیا
اس کے عراقی پاشا نے اس کو اس میں کوئی
خبر نہیں دی۔ اس کے بعد ایک انگریزی مشیر
اس کے پاس گیا۔ اس نے اس کو اس میں
مشیر کو اس میں اس کے اس میں ہے۔

اس وقت پاشا نے اس کی
کے اس میں اس کے اس میں
نہیں۔



عربی پاشا



عزیز خان پاشا جو دربار لکھنؤ میں

لوہاں باب

مصر میں زیادہ تر آدمی کا پتہ کاروں کی ہے۔ وہ یہ لوگ گونا گئے نہیں
 ہیں۔ لیکن تو یہ اندازہ تو ان میں سے اور ہر طرح کی خدمت پر داشت کر سکتے ہیں
 چہرہ بے ساختہ ہوتا ہے۔ اور رنگ باغی۔ انہیں سیاہ ہوتی ہیں۔

روشنی کی تیزی کے باعث عموماً نصف بند رہتی ہیں۔ چغہ۔ پاجامہ اور
کرتہ پیدیں کی عام چیزیں ہیں۔ سر پر ٹوپی یا کپڑی۔ سپر ایک پیچ سرخ
پہننے کا پٹیا ہوتا ہے۔

محبتیں برقعہ پوش رہتی ہیں۔ مگر بازار وغیرہ ہر جگہ آزادی
سے جاتی ہیں۔ برقعہ سے تمام جسم ڈھنکا رہتا ہے۔ سرف دونوں آنکھیں
کھلی رہتی ہیں۔ ہندوستان کی سی قبیح رسم نہیں ہے۔ کہ چار دیواری
کے اندر بند کر دی جائیں۔ اور شہریت میں بھی یوں ہے۔ نہ یہ کہ بیماری
معدوں کو عمر بھر کے لئے قید رکھا جائے۔

مصری کاشتکاروں کی بار بار فانی پیاز۔ اور اہم نباتات پر
ہے۔ اور میوؤں میں خر کا زیادہ رواج ہے۔ کھجور۔ انار
سُرنی۔ گیہوں وغیرہ گہ میں ہوتا سب کچھ ہے۔ مگر کھجور اور انار
کے موقعوں کے ان کا استعمال نہیں ہوتا۔ اور ہمیشہ روخت کے
کام آتے ہیں۔ کافی اور پائپ کا عام رواج ہے۔ بعض لوگ حقہ بھی
استعمال کرتے ہیں۔

کاشتکاروں کے مکان عموماً پکی اینٹوں کے ہوتے ہیں۔ جنہیں
دو یا تین کمرے ہوتے ہیں۔ ایک کمرے میں بڑا بڑی شور ہوتا ہے۔
جس کے اوپر چار سے میں غریب لوگ گھڑا کر کے بیٹے۔ چوپہ کھجور
کے پتوں کا ہوتا ہے۔

ایک یا دو چٹائی۔ مٹی کے چند برتن۔ اور ایک چکی۔ مصری
کاشتکار کی کل کثرت ہے۔ بعض مواضع میں البتہ کثرت سے ہے۔
ہوئے ہیں۔

دیہات میں بہت کم پنشن سکانات ہیں۔ البتہ شہر میں خوب
اعظم نشان عمارتیں نکلتی ہیں۔ میز کرسی کا موزا یا پتھر سے
فرش اور گارڈنیکہ فریچر کی خاص چیزیں ہیں۔
اہل مہر بہت سویرے اٹھتے ہیں اور فریضہ صبح کرنے کے بعد

چاہو یا کافی پہنچے ہیں۔

کاشتکاروں کا خاص کام اپنے کھیتوں میں پانی دینے کا ہے جس کو سیر وستان کے بعض حصص کی طرح وہ بہت کی مدد سے انجام دیتے ہیں۔ اور بعض لوگ نہروں سے بھی آبپاشی کرتے ہیں۔

مصر کی زیادہ تر آبادی اہل اسلام کی ہے۔ جو پہلے سے طوبہ شریعہ کے پابند ہیں۔ انکی قدیم مصریوں کی اولاد سے بھی چند عیسائی باقی ہیں جو پانی کے پائے پر عیسائی ہوئے تھے۔ لوگ دکھاؤ، کے نام سے مشہور ہیں۔ جس کی اصلیت سمجھ میں نہیں آتی۔ ان کی موجودہ تعداد تین لاکھ کے قریب ہے۔ جو عموماً سناری کرتے ہیں۔ اور بعض کلر کی بھی۔

دسواں باب

مصر کی چند قدیم تاریخی جگہاں

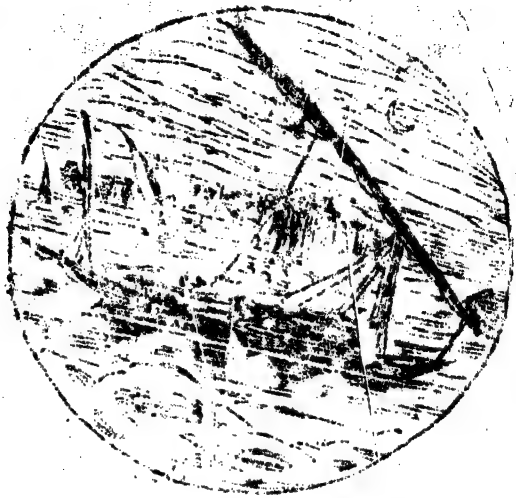
اسکندریہ مصر کا پہلا شہر ہے۔ جس کی بناء ۳۳۰ سال قبل مسیح اسکندر اعظم کے ہاتھ سے چڑھی تھی۔ اس کے پاس پہلے ایک جزیرہ تھا جہاں حضرت عیسیٰ عین سو سال پہلے افلاطون نے ایک "ڈسٹ ہاؤس" تعمیر کیا تھا۔ اس جزیرے کا نام فاروس تھا۔ جس کے معنی "بوناٹ" ہاؤس تھے۔ ہونٹھ۔ یہاں کاکٹب نماں بڑا مشہور و معروف تھا۔ جس میں لٹائل کی تعداد ۷ لاکھ کے قریب تھی۔ بعض مخالفین کا عقار ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اس کو بالکل خاکستہ کر دیا۔ مگر یہ مسلمہ متہیان ہے۔ کیونکہ اسی فرقہ کے آثار اس کو بے بنیاد ثابت کرتے ہیں۔

تمامہ کے پایہ تخت قرار پائے۔ کیپ آف گڈ ہوپ ہو کر ہندوستان آنے کے راستہ کی دریا نقول نے اسکندریہ کی پر بادہی

اور خجالت کی شمع کر دی۔ خطۂ میں جب عربوں کا اس پر نہ تھا
 ہوا۔ سویت اس کی پہلی غفلت اور شوکت باہل ناوڑ ہو چکی تھی۔
 لیکن خطۂ میں نے علی نے محمد نہر کھدوا کر اس کو دیا ہے یہ
 مایہ جس سے یہ بہار رونق پر آ گیا۔

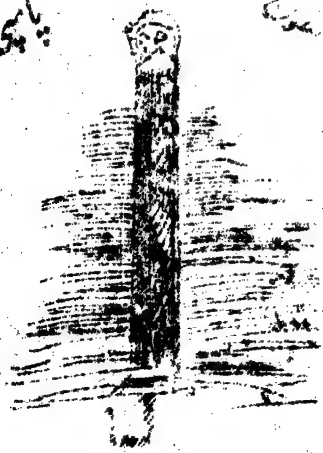


دہلی سکسٹن



(اس جہاز کو دریائے نیل میں چلتی رہتا ہے)

پانی



یہ زمرہ بہ نیا طرز کا
 قیاس عشاء میں ہے یہاں
 پہلی تاریخ چیزوں میں
 کثرت بیکار ایک سینہ
 ہے جو کہ دنیا میں
 ہو گیا بلیسر کی یاد
 میں آتا ہے یا تھا جواب
 ستون پانی سے نام
 سے مشہور ہے
 سر کی مشہور ملک
 پڑ پڑا دریا پانی

سے دوستانہ اسکندریہ میں لائی تھی۔ جن میں ایک جگن ناتھ ہیں
اور ایک نرسنگ ہارک۔ پھر برقیہیم فرانس کے پاس ایک گھوٹا ہوا لفظ
ہاؤس بنایا گیا ہے۔ جس کی بلندی ۱۰ میل تک پہنچتی ہے۔ اس کی وجہ
آبادی ڈھائی لاکھ کے قریب ہے۔

بند۔ بند۔ یہ بند بحرِ روم اور جھیل ہندوستان کے درمیان آگیا
ہے ایک سو دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس بند کی بنیاد ۱۸۵۸ء
باعت سید پاشا کے عہد میں ہوئی۔ جس کی یادگار میں اس کا نام
بھی بند سید رکھا گیا۔

راہبیزہ تالی نے بحرِ ہند اور بحرِ روم کے درمیان ایک نہر کھدائی
تھی جو کچھ مدت کے بعد بند ہو گئی۔ لیکن دارا اول شاہ ایران نے اس
بند کو دوبارہ کھدایا۔ پھر وہیں پولین نے ایک خاص انجینئر مقرر کیا۔ کہ وہ
اپنی بڑی نہر کی پائش کرے کہ جس میں تیرہ ہزار آسانی کیساتھ گزر سکے
لیکن اس کام میں سے کہ بحرِ احمر کی سطح بحرِ روم سے ۳۰ فٹ بلند ہے
یہ خیال غلط رہا گیا۔ مگر شکوک میں یہ بات غلط ثابت ہوئی۔ اور
میں مابین فرانسیسی انجینئر الیسی نہر کے اسکان پر غور کرتے آئے۔
فرانسیس میں اس نے سید پاشا سے ملکر اس نہر کے متعلق
اپنی تجویز کا اظہار کیا۔ جس کی مدد سے فرانسیسی اس کا کام لیا
نہل کہنی نے شروع کیا۔

ابلی انگلستان نے لیسپس سے اس علاقہ میں ریل لائن
کی۔ مگر وہ اپنی بات پر قائم رہا۔ اس علاقہ پر چھوٹے چھوٹے
جہاز کی آمد و رفت کے قابل نہر تیار ہوئی۔ اس علاقہ میں
فرانسیس میں تیسرے فرانس اور تیئیسے آسٹریا نے اس علاقہ میں
نہر کو امتداد کیا۔ اس نہر پر ۳۰ گز کے قریب ایک آبی جھریں
سے ۱۰۰ گز کے قریب ایک آبی جھریں نے اپنے حصہ کے پانی کو
لے لیا۔ اس نہر کا طول ۱۰۰ میل ہے۔ آمد و شد کے ساتھ ساتھ اس نہر میں

دعیت کرنے کی ضرورت چوٹی پر چنانچہ بہندہ سیدہ اہل تلخ جھیلوں
کے درمیان ۷۸ فٹ گہری اور ۱۴۲ فٹ چوڑی ہے۔ اس کا تلخ جھیلوں
سے سویر تک ۱۴۳ فٹ چوڑی۔

بہندہ سیدہ پر جہانزیں کو کوئلہ دیا جاتا ہے۔ نہر کے دہانہ پر
ایک ۷۰ فٹ ٹاٹ ہاؤس ہے۔ جس پر بجلی کی روشنی ہوتی ہے۔
نہر اتنی وسیع نہیں ہے کہ دو سٹیئر پہلو بہ پہلو جا سکیں
اس لئے ہر دو سٹیئر کے تیسیرے میل پر تھپے کا بندہ دہست کیا گیا
ہے۔ تاکہ آمد و رفت میں قوت نہ ہو۔ پہلے اسٹیئر صرف دن ہی دن
میں چلتے تھے لیکن غلطی سے بجلی کی روک تھام کی بدولت اب رات کو
بھی آمد و رفت ہو گئی ہے۔ اندر اسطرح ۶۴ ٹھٹھے کی مسافت اب
۷۴ ٹھٹھے کی رہ گئی ہے۔

قاہرہ :- مصر کا موجودہ پایہ تخت۔ اگلیہ میں سے بلو بریل
۱۳ میل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سلطنت میں مصر فتح کرنے کے
بعد پایہ تخت کی بنیاد یہیں ڈال تھی۔ جس کے بعد اس میں تین مرتبہ
تغیر و تبدل ہوا۔ سلطان صلاح الدین نے اپنے دستان حکومت میں
شہر پناہ تعمیر کی۔ اور دیواروں کو اتنا وسیع کیا کہ موجودہ قائم انہیں
کے اندر ہی آ گیا۔ اس زمانہ میں دیباے نیل شہر کی۔ مغربی دیوار کی چائے
بہنا تھا۔ مگر قیرحوں صدی سے اسے ریح کھل گیا۔ اور اب پہلے مقام
سے ایک میل کے فاصلہ پر بہتا ہے۔

شہر کے دو حصہ ہیں۔ قاہرہ قدیم۔ اور قاہرہ جدید۔ قاہرہ قدیم
کی گلیاں بہت تنگ ہیں۔ اور ایک چیز کی دوکانیں ایک ہی لائن
میں ہوتی ہیں۔

شہر کے اس حصہ میں جاہل سیدیں بھی ہیں۔ اور کھوٹے
بھی۔ قاہرہ میں جھول کی تعداد ۱۰۰۰ کے قریب ہے۔ مسلمان
میں کہ بہت شہر پناہ کے پاس ہے۔ جو اند باہر دونوں جانب

سخت خوب امانت ہے۔ شام کے نقشے کے سنز چھت اور اورانی
 تھ ہوئے ہیں۔ حیرت۔ سلطان انام لکھا ہو ہے۔



قاہرہ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر مصر کا سب سے قدیم شہر ہیلیوپولس
 نام ہے۔ جس کو اہل مصر "آن" کہتے ہیں۔ اس میں اب سولہ
 ایک ستون کے اور کوئی چیز باقی نہیں۔ نہ کالجوں کا پتہ ہے۔ نہ عمارتوں
 کی کاٹھنڈیا ہے۔

احرام مصری و احرام مصری وہ اصل بادشاہوں کی قبریں
 ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد ہے۔ اور یہ قاہرہ سے تھوڑی دور
 ایسی مقام پر ہیں۔ جہاں کسی زمانہ میں شہر سیٹیس آباد تھا۔ سب میں
 بڑے تین ستون جیزہ میں دیا۔ نیل کے منہ کی جانب قاہرہ سے
 دس میل کے فاصلہ پر ہیں۔ جو چوتھے خاندان کے تین جلیل القدر
 بادشاہوں توتو۔ نفر۔ اور شتار کی تربوں کا پتہ دیتے ہیں۔ سب
 میں بڑے ستون کی بنیاد ہر طرف سے ۴۶ فٹ ہے۔ جو
 گیارہ ایکڑ گہرے ہوئے ہے۔ اس کی بلندی پچھتر فٹ تھی
 اور اب ۴۴ فٹ رہ گئی ہے۔ اس میں در سے پانچ فٹ تک
 بلندی ۲۰۰ میٹر پیل ایک ایک فٹ چوڑی ہیں۔ "ہیروگلیف" کہتے
 ہیں کہ اس کی تعمیر پر اتنے مزدور اور کاریگر تھے کہ ان کے لئے طر
 سوں مصالحہ پر سولہ ہزار آدم صرف ہو گئے تھے۔ اس ستون کی
 چوٹی پر ۲۱ فٹ مربع ایک چبوترہ ہے۔

دوسرے ستون کی بنیاد ۶۰ فٹ ہے اور بلندی ۴۴
 فٹ۔ اسی طرح ۲۵۲ اور ۲۰۳ فٹ تعمیر کے ستون کی بنیاد اور
 بلندی ظاہر کرتے ہیں۔

آسفٹس۔ یہ ۶۰ فٹ بلند چٹان میں تراشا ہوا ایک بت
 ہے۔ جو بڑے ستون کے پاس واقع ہے۔ اس کا نصف جسم
 سینہ تک انسان کا سا ہے۔ اور باقی نصف شیر کا۔ جس سے باطل
 پرست لوگ رہا ہے اور اتفاق تھا کہ جیل کرتے تھے۔ عمارتوں
 میں بہت شے ہیں ان کا رعب کیا تھا۔ کہ سولہ کروڑ

اور سر کے کچے نہیں دکھائی دیتا تھا۔ مگر اب صفائی کر دی گئی ہے۔
 جس نے پورا بت نمایاں کر دیا۔ اس کا منہ دھبائے نیل کی جانب ہے۔
 ہندو اہل نہایت تسمانہ انداز سے پچھلے ہوئے میں۔ چہرہ حبشیوں
 سے ملتا جلتا ہے۔ جس کو عربوں کے نیزوں سے سخت ہر پریشا
 ہے۔ وارنھی کے کچے نشان باقی ہیں۔ اور رخساروں پر کچے ٹھنڈی
 لگی ہے۔ اس بت کا طول ۱۰ فٹ ہے۔ اور بلندی پیروں
 کی مدیانی زمین سے سر تک ۷ فٹ ہے۔ اس کے علاوہ ہندو
 کا طول ۵-۵ فٹ ہے۔ جن کے مدیانی ایک تریلن گاہ گہری
 اس کی بدستش کا پتہ سلطنت روم کے وقت تک چلتا ہے۔ اس
 اعظم دل و جان سے اس کی پوجا کرتا تھا۔

میفس :- مصر کا پہلا دارالسلطنت قاہرہ سے ۵۰ میل بلند
 ہے۔ احرام جیزہ اس کے قبرستان کا کچھ پتہ بتاتے ہیں۔ اس کی
 ٹائینس کے زمانہ میں ہوئی۔ جو یہاں کے پہلے خاندان کا پہلا فرمان
 تھا۔ پچھلے خاندان میں مہر کی رون کم ہونے لگی۔ مگر سفاحان
 سیٹی نے پھر اسکی عظمت ولسی ہی کر دی۔ کچھ عرصہ ہوا کہ
 یہاں کے ریگستان میں ایک اسفنگس کا سر دکھائی دیا۔ جب یہ فٹ
 گہری بیت کھودی گئی۔ تو اس میں ۱۴۱۔ اسفنگس نکلتے۔ جو ایک
 دوسرے کے پیروں سے شروع ہوتے تھے۔ وہ آپس کے مندر
 جس کے راستہ میں وہ بنائے گئے تھے۔ بالکل منہ ہو گیا ہے
 صرف چند قبریں باقی ہیں۔

میفس کے قریب ہی اہرام سکلا ہیں۔ جو ایک قبرستان
 میں واقع ہیں۔

تھیبز کاہرہ کے جنوب میں سارے چار سو میل
 کے فاصلہ پر ہے۔ اور دارالسلطنت کے شمار میں اس کا دوسرا
 نمبر ہے۔ سلطنت روم کے بارہ سو سال پہلے اس کی نیلا پٹی۔ اور

مندہ صدیوں تک اس کی عظمت دان مونی بڑھتی گئی۔ سینان کا شہر
 انہیں شاعر ہوتا اس کو بعد در در ورنہ کہ نام مشہور کرتا ہے۔
 جو علیاً نہ اس کے مددگاروں سے سادہ ہے۔ کیونکہ ہمیشہ میں
 کوئی شہر یاہ وغیرہ نہیں ہے۔

تیسرے شہر کے نام ہیں۔ اس میں دو لاکھ "اندھ" کن "قابل" وید
 ہیں۔ جو نہاد قیسم کی سیاسی کا اگلے ہیں خود ہاشم کر کے ترقی یافتہ
 تہذیب کو فروغ دیتے ہیں۔

تک کہ یہ مندہ کے ساتھ تک دو میل کی فاصلہ
 فٹ چٹھی چلی گئی ہے۔ اور بارہویں فٹ پر آگے۔ اسٹیشن
 پیدہ پاسانی کیا ہے۔ اس کے ہلکے کہ یہ ہیں۔ اس میں
 جن میں کے وسطی ستون تعمیر میں نہ۔ اور باندی میں
 ہیں۔ اور صوبہ۔ تعمیر میں ہی ہیں۔

آگسٹس کا شہر۔ جو پیدہ فیو کا مشہور مندہ ہے۔ جس کی
 جڑی صنعت یہ ہے۔ کہ یہ ایک کے ساتھ ایک کثیر کھلا
 ستونوں کی ہے جن پر اس کا چہرہ بنا ہے۔

یہ وہاں ہے۔ جو کہ اس میں بھی کہتے ہیں۔ تو یہ کہ جو
 میں ٹیچر سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں کے شاعرین جڑی
 جڑی ہے۔ کہ یہاں اس کو بنانی گئی ہیں۔ اس کے
 مندہ کے فٹ کے اندر کی چٹان میں تراشا گیا ہے۔ جو
 ۲۲ فٹ بلندی پر ہے اور وہ بت اس کی بیوی کے
 نصب ہیں۔

یہ مندہ کا طول ۱۰ فٹ اور باندی ۲۰ فٹ ہے
 جبکہ مگر کے پر آٹھ آٹھ فٹ کے کہتے ہیں۔ بت ہیں جو
 یہ رکات ہے۔ جس کے دونوں جانب لیسٹر کے بت پڑا کر
 لکھ لکھتے ہیں۔ چپ و راست کے دونوں ہیں مصری کاریگری

کا خاتمہ کر دیجے طالع دہ بت راسبیرنگ کہ کھڑے ہیں۔ یعنی لمبی
 ۱۰ فیٹ ہے۔ پھر رنگ آبیڑی اور نسا۔ اس شخص کی آمد دیکھنے والا
 عیش عیش کر جائے۔

یہ مندر ۱۰ فیٹ کی گہرائی میں ہے۔ اس کا پچا ہالی ۹
 فیٹ طویل اور ۵ فیٹ عریض ہے۔ دیواروں پر اس کے آبیڑی تصویروں
 اور رنگ آبیڑی کے تل رکھنے کو جگہ نہیں۔ جبکہ ہاں میں ۲۰-۱۰
 فیٹ بلند آسیریں۔ آٹھ بت ستونوں سے تکیہ لگائے کھڑے
 ہیں۔ گدیوں کا صفحہ اٹا چڑھا ہے۔ کہ بہت حقیق روشنی بند جا
 سکتی ہے۔

مصری دیوتاؤں کی تصاویر



تھوٹھ نمبر (۲)



تھوٹھ نمبر (۱)



انوس

الوزير

طہرکین



محرم عثمان خان صاحب ڈیڑھ سٹوڈنٹ ساکن جروانی مقیم رہی ہے

ع

مسنوں تیرے نام سے میری کتاب ہو

خالکائی

اختیار وطن لاہور

جلد - نینے الاہان

یہ نام اخباری انٹراض و مقاصد کے علاوہ اسلامی
حکومتی، ملی، ملکی، قومی، قومی، تجارتی، نیراغی، تعلیمی
اور صنعتی مسائل پر بحث کرنے والا ہندوستان کا
کا واحد اردو اخبار جو ہر شکر کے دن دفتر میں پہنچتا ہے
ایک نئی دھڑائی بازار لاہور سے شائع ہوتا ہے

شعبہ اخبارات و رسائل کے لئے، کنگس سالانہ روزنامہ شائع ہوتا ہے
شعبہ اخبارات و رسائل کے لئے، کنگس سالانہ روزنامہ شائع ہوتا ہے
ریاست سے ملنے والے اخبارات، رسائل، اخبارات و رسائل کے لئے
شعبہ اخبارات و رسائل کے لئے، کنگس سالانہ روزنامہ شائع ہوتا ہے
سالانہ ششماہی
المشاہد

